ہفتہ وار رسالہ: 327
WEEKLY BOOKLET: 327

تقریباً 35 سال پہلے کا بیان

قبر کی ہولناکیاں

صفحات 17

شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قبر کی ہولناکیاں (1)

دعائے خلیفۂ عطّار: یا ربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”قبر کی ہولناکیاں“ پڑھ یا سُن لے، اُسے قبر کی ہولناکیوں سے محفوظ فرما اور اس کی ماں باپ سمیت بِلا حساب مَغفِرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دُرُودِ پاک کی فضیلت

ایک بار کسی بھکاری نے کُفّار سے سُوال کیا، اُنہوں نے مذاقاً امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے، اُس نے حاضِر ہو کر دستِ سُوال دراز کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے 10 بار دُرُود شریف پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دَم کر دیا اور فرمایا، مُٹھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو۔ (کُفّار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!) مگر جب سائل نے اُن کے سامنے جا کر مُٹھی کھولی تو وہ سونے کے دِیناروں سے بھری ہوئی تھی! یہ کرامت دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (راحت القلوب، ص72)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

---

1 ... عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے آغاز میں امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے ہونے والے مختلف آڈیو بیانات کو تحریری صورت میں بنام **”فیضانِ بیاناتِ عطار“** المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ **”بیاناتِ امیرِ اہلِ سنّت“** کی طرف سے ترمیم و اضافے کیساتھ پیش کیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْکَرِیْم! اُن بیانات میں سے اَب شعبہ **”ہفتہ وار رسالہ مطالعہ“** 25 فروری 1988ء کو گلزارِ حبیب مسجد (سولجر بازار کراچی، پاکستان) میں ہونے والے ایک بیان ”قبر کی ہولناکیاں“ کو جُداگانہ رسالے کی صورت میں مَنظرِ عام پر لا رہا ہے۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری زندگی کی گاڑی تیزی کے ساتھ سَرکتی چلی جارہی ہے، اگر آپ تَصَوُّر کی بالکونی سے جھانک کر اپنے ماضی میں نظر دوڑائیں گے تو تصوّر ہی تَصَوُّر میں اپنے بچپن میں پہنچ جائیں گے اور سوچیں گے کہ جب ہم چھوٹے تھے تو اس طرح کھیلتے تھے اور یوں یوں شرارتیں کیا کرتے تھے۔ ذرا غور فرمایئے! کیا ایسا معلوم نہیں ہوتا کہ ہماری زندگی بڑی تیزی کے ساتھ برف کے پگھلنے سے بھی تیز تر رفتار سے گزرتی چلی جارہی ہے! واقعی جب ہم اپنے ماضی پر غور کرتے ہیں تو ہمارا دل ڈوبنے لگتا ہے کہ ہماری عُمر اِتنی ہوگئی اور عنقریب ہماری زندگی کے بقیہ دِن بھی گزر جائیں گے اور پھر جس طرح ہم اپنے دادا جان اور والد صاحب کو قبرستان چھوڑ کر آئے تھے، اسی طرح ایک دن وہ بھی آئے گا کہ ہماری اَولاد، ہمارے بھائی یا عزیز و رشتہ دار ہمیں بھی قبرستان چھوڑ آئیں گے اور پھر ہم قیامت تک وہاں سے نہیں نکل پائیں گے۔ یاد رکھیے! قبر میں صِرف نیک اَعمال کام آئیں گے، جبکہ ہمارا اِتنا سارا مال جسے ہم نے اپنی زندگی میں دِن رات محنت کر کے جمع کیا سب کا سب یہیں دَھرا رہ جائے گا اور اُسے ہمارے وُرَثا آپس میں بانٹ کر کھا جائیں گے لہٰذا عقل مندی یہی ہے کہ ہم اپنی ساری توجّہ مال جمع کرنے پر مرکوز رکھنے کے بجائے اپنی قبر و آخرت کی تیاری پر رکھیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم فکرِ آخرت سے غافل ہو کر اپنی ساری زندگی دنیوی مال و دولت جمع کرنے میں گزار دیں اور پھر دنیا سے رُخصت ہو کر ہمیں قبر کی ہولناکیوں کا سامنا کرنا پڑے! دیکھیے! قبر کی ہولناکیاں بہت زیادہ ہیں، چنانچہ اس سلسلے میں حضرتِ عُمَر بن عبدُ العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کے آخری اَیام کا ایک نہایت ہی رِقّت اَنگیز اور خوف آور (خوف دلانے والا) واقعہ پیش کرتا ہوں اسے محض رسمی طور پر نہیں بلکہ

دل کے کانوں سے سُنیے اور قبر کی ہولناکیوں سے بچنے کا سامان کیجئے، چنانچہ

حضرتِ عُمَر بن عبدُ العزیز رحمۃُ اللّٰہِ علیہ ایک جنازے کے ساتھ گئے تو لوگ آگے بڑھ گئے اور آپ پیچھے رہ گئے۔ لوگ جنازہ رکھ کر آپ کا انتظار کرنے لگے جب آپ پہنچے تو کسی نے کہا: اے امیرُ الْمُؤمنین! آپ تو میت کے ولی ہیں، آپ جنازہ کو اور ہمیں چھوڑ کر کہاں رہ گئے تھے؟ فرمایا: ہاں! ابھی ایک قَبْر نے مجھے پکار کر کہا: اے عُمَر بن عبد العزیز! مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں اپنے اندر آنے والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہوں؟ میں نے اُس سے کہا: مجھے ضَرور بتا۔ وہ کہنے لگی: میں اس کا کفن پھاڑ کر جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی ہوں، اس کا خون چُوس کر گوشت کھا جاتی ہوں۔ کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں اس کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا: ضَرور بتا۔ کہنے لگی: میں ہتھیلیوں کو کلائیوں سے، کلائیوں کو بازوؤں سے، بازوؤں کو کاندھوں سے، سرینوں کو رانوں سے، رانوں کو گھٹنوں سے، گُھٹنوں کو پِنڈلیوں سے اور پِنڈلیوں کو قدموں سے جُدا کر دیتی ہوں۔ اتنا کہنے کے بعد آپ رحمۃُ اللّٰہِ علیہ رونے لگے پھر فرمایا: سنو! اِس دنیا کی عُمر بہت تھوڑی ہے جو گناہ گار اس دنیا میں عزت والا ہے آخِرت میں ذلیل ورُسوا ہوگا، جو مال دار ہے آخرت میں فقیر ہوگا، اس کا جوان بوڑھا ہو جائے گا اور زندہ مر جائے گا، لہٰذا دنیا کا تمہاری طرف آنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے کیونکہ تم جانتے ہو یہ بہت جلد رُخصت ہونے والی ہے۔ دھوکے میں پڑنے والا وہی ہے جو اس سے دھوکا کھائے۔ کہاں گئے اس میں بسنے والے؟ جنہوں نے شہر آباد کئے، نہریں نکالیں اور درخت اُگائے، مگر اس میں بہت تھوڑا عرصہ رہ پائے۔ انہیں صحّت وتندرستی نے دھوکے میں ڈالا اور چُستی نے مَغْرُور بنایا تو گناہوں میں پڑ گئے۔ بخدا! اُس مال کے سبب ان پر حَسْرت کی جاتی ہے جو انہوں نے بڑی کنجوسی کے بعد

www.dawateislami.net

حاصل کیا اور اس کے جمع کرنے کی وجہ سے ان سے حسد کیا جاتا ہے۔ سوچو! مٹی اور ریت نے ان کے جسموں کے ساتھ کیا کِیا؟ قبر کے کیڑوں نے ان کی ہڈّیوں اور جوڑوں کا کیا حال کر دیا؟ یہ دُنیا میں خُوشحالی اور چین میں رہتے، نرم و ملائم بستروں پر سوتے، نوکر چاکر ان کی خدمت کرتے، گھر والے ان کی عزت اور پڑوسی ان کی حمایت کرتے تھے۔ اگر تم انہیں پکار سکو تو گزرتے ہوئے ضرور پکارنا اور اگر انہیں بلا سکو تو ضرور بلانا۔ ان مردوں کے لشکر کے پاس سے تم گزرو تو جن گھروں میں یہ عیش و عشرت سے رہا کرتے تھے ان کے ارد گرد کو بھی دیکھو۔ ان کے مال داروں سے پوچھو: تمہارے پاس کتنا مال بچا ہے؟ ان کے فقیروں سے پوچھو: تمہارا فقر کتنا باقی ہے؟ ان سے ان کی زبانوں کے متعلق پوچھو جن سے وہ باتیں کیا کرتے تھے، ان کی آنکھوں کے بارے میں پوچھو جن سے بد نگاہی کیا کرتے تھے۔ ان سے پوچھو کہ پتلی جلد، خوبصورت چہرے، نرم و نازک بدن کے ساتھ کیڑوں نے کیا سلوک کیا؟ کیڑوں نے ان کے رنگ اُڑا دیئے، گوشت کھا گئے، چہرے خاک آلود کر دیئے، خوبصورتی کو ختم کر دیا، ریڑھ کی ہڈی توڑ کر جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور جوڑوں کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ ان سے پوچھو تمہارے خیمے اور عورتیں کہاں گئیں؟ خدمت گار کہاں گئے؟ غلام کہاں گئے؟ جمع پونجی اور خزانے کہاں گئے؟ اللہ پاک کی قسم! انہوں نے قبر کے لئے کچھ تیاری نہیں کی، کوئی سہارا بھی نہیں بنایا، نیکی کا پودا بھی نہیں لگایا، سکونِ قبر کے لئے کچھ نہیں بھیجا۔ کیا اب وہ تنہائی اور ویرانوں میں نہیں پڑے ہوئے؟ کیا اب ان کے لئے دن اور رات برابر نہیں؟ کیا اب وہ تاریکی میں نہیں ہیں؟ ہاں! اب ان کے اور ان کے عمل کے درمیان رُکاوٹ کر دی گئی اور عزیز و اَقربا سے ان کی جُدائی ہو گئی ہے۔ کتنے ہی خوشحال مَردوں اور عورتوں کی حالت بدل گئی، ان کے چہرے گل سڑ گئے، ان کے جسم گردنوں

www.dawateislami.net

سے جدا ہو گئے، ان کے جوڑ الگ الگ ہو گئے، ان کی آنکھیں رُخساروں پر بہہ پڑیں، منہ خون اور پیپ سے بھر گئے، ان کے جسموں میں حَشَراتُ الاَرْض (کیڑے مکوڑے) پھرنے لگے، اعضا بکھر کر جدا ہو گئے، بخدا! کچھ ہی عرصے میں ان کی ہڈیاں بوسیدہ ہو گئیں، باغات چھوٹ گئے، کشادگی کے بعد وہ تنگی میں جا پڑے، ان کی بیواؤں نے دوسرے نکاح کر لئے، اَولاد گلیوں میں دربدر ہے، رشتہ داروں نے ان کے مکانات و میراث بانٹ لئے۔ خدا کی قسم! ان میں کچھ خوش نصیب وہ ہیں جن کی قبروں میں وُسعت، رونق اور تازگی ہے اور وہ قبروں میں مزے لوٹ رہے ہیں۔ اے کل قبر کے مکین ہونے والے شخص! تجھے دنیا کی کس چیز نے دھوکے میں رکھا؟ کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ ہمیشہ رہے گا یا یہ دنیا تیرے لئے باقی رہے گی؟ تیرا وسیع گھر اور تیری جاری کردہ نہر کہاں گئی؟ تیرے پکے ہوئے پھل کہاں گئے؟ تیرے باریک کپڑے، خوشبو اور دُھونی کہاں ہیں؟ تیرے گرمی سردی کے کپڑے کیا ہوئے؟ کیا تو نے مرنے والے کو نہیں دیکھا کہ جب اسے موت آتی ہے تو وہ خود پر سے گھبراہٹ دور نہیں کر سکتا، پسینے سے شرابور رہتا ہے، پیاس سے بلبلاتا اور موت کی سختی و تکلیف سے پہلو بدلتا ہے۔ ربّ کی بارگاہ سے حکم آ گیا ہے، تقدیر کا اٹل فیصلہ ہو چکا ہے اور وہ اَمر آ چکا ہے جس سے تو نہیں بچ سکتا۔

(پھر اپنے آپ سے کہنے لگے) افسوس صد افسوس! اے باپ، بھائی اور بیٹے کی آنکھیں بند کر کے انہیں غسل دینے والے! اے میت کو کفن دینے اور اسے اٹھانے والے! اے قبر میں اکیلا چھوڑ کر لوٹ جانے والے! کاش! تو جان لیتا کہ تُو کھردری زمین پر کس حال میں ہو گا؟ کاش! تو جان لیتا کہ تیرا کون سا گال پہلے سڑے گا؟ اے مُہلِکات میں پڑے رہنے والے! تو (عنقریب) مُردوں میں جا بَسے گا۔ کاش! تجھے معلوم ہوتا کہ دنیا سے جاتے وقت

www.dawateislami.net

مَلَکُ الموت علیہ السّلام تجھ سے کس حال میں ملیں گے ؟ اور میرے رب کا کیا پیغام لائیں گے۔

پھر آپ نے عربی میں اَشعار پڑھے، جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے:

﴿1﴾ تم فانی چیزوں پر خوش اور کھیل تماشوں میں ایسے مصروف ہو جیسے سونے والے کو خواب کی لذت نے دھوکے میں رکھا۔ ﴿2﴾ اے دھوکے میں مبتلا شخص! تیرا دن بھول اور غفلت میں گزرتا جبکہ رات سونے میں گزرتی ہے پس تیری ہلاکت لازمی ہے۔ ﴿3﴾ تو اس چیز میں پڑا ہوا ہے جس کے ختم ہونے کو تو ناپسند جانتا ہے ایسی زندگی تو دنیا میں چوپائے بھی جیتے ہیں۔

یہ اشعار کہنے کے بعد حضرتِ عُمَر بن عَبْدُ العزیز رحمۃ اللہِ علیہ وہاں سے چلے آئے اور اس کے ایک ہفتے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔ (حلیۃ الاولیاء، 5/295، رقم:7180)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس رِقّت اَنگیز واقعے کی ایک ایک عبارت ہمیں جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگانے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن اَفسوس! صد اَفسوس! شاید ان باتوں کو سُننے کے لیے ہمارے کان بہرے ہیں اور ان باتوں کو قبول کرنے کے لیے ہمارے دل تیار نہیں ہیں کیونکہ وہ نہایت ہی سخت ہو چکے ہیں اور اُن پر تاریکی چھا چکی ہے۔ ممکن ہے ہمارے دل نصیحت قبول کرنے کے لیے اس وجہ سے تیار نہ ہوتے ہوں کہ گناہوں کے سبب وہ مکمل طور پر سیاہ ہو چکے ہوں۔ یاد رکھیے! جب گناہوں کے باعث دِل مکمل طور پر سیاہ ہو جائے تو وہ نصیحت قبول نہیں کرتا چنانچہ

دِل پر سیاہ نقطہ

حدیثِ پاک میں آتا ہے: ”اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ کَانَتْ نُکْتَۃٌ سَوْدَاءُ فِی قَلْبِہٖ “یعنی مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ بن جاتا ہے، ” فَاِنْ تَابَ وَنَزَعَ

www.dawateislami.net

وَاسْتَغْفَرَ، ”اگر وہ توبہ کرے، گناہ چھوڑ دے اور اللہ پاک سے مغفرت طلب کرے، ” صُقِلَ قَلْبُهُ “ تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے، ” فَاِنْ زَادَ، زَادَتْ “ اور اگر وہ (توبہ نہ کرے بلکہ) مزید گناہ کرتا رہے تو وہ نقطہ پھیل جاتا ہے۔(ابن ماجہ،4/ 488،حدیث:4244)یہی کچھ حال ہمارا ہے کہ اب ہم پر نصیحت کارگر نہیں ہوتی اور ہم نصیحت کی بات قبول نہیں کرتے حالانکہ ہم کئی بار قبر کی پکار سے متعلق یہ روایت سُنتے رہتے ہیں کہ

قبر روزانہ پانچ بار پکارتی ہے

قبر روزانہ پانچ بار پُکار پُکار کر کہتی ہے: اے انسان! آج تُو میری پیٹھ پر خوب دھما چوکڑی کررہاہے اور اِترا کر چل رہاہے لیکن یاد رکھ! کل تُو میرے پیٹ میں آنے والا ہے۔ اے انسان! آج تُو میری پیٹھ پر لذیذ غذائیں اور عُمدہ عُمدہ کھانے کھا رہا ہے لیکن یاد رکھ! کل میرے اَندر تجھے کیڑے کھائیں گے۔ اے انسان! آج تُو میری پیٹھ پر غفلت سے ہنس رہا ہے لیکن یاد رکھ! کل جب تُو موت کا شِکار ہو کر میرے اَندر آئے گا تو تجھے رونا پڑے گا۔ اے انسان! آج تُو میری پیٹھ پر خوشیاں منا رہاہے لیکن یاد رکھ! کل تُو میرے اَندر آکر غمزدہ ہو جائے گا۔ اے انسان! آج تُو میری پیٹھ پر خوب گناہ کر رہاہے لیکن یاد رکھ! کل جب تُو میرے اَندر آئے گا تو تجھے اپنے کیے کی سزا بھگتنی پڑے گی۔(تنبیہ الغافلین،ص23)

قبر میں آگ بھڑکادی گئی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قبر کی ہولناکیوں میں مبتلا ہونے کے بہت سے اَسباب ہیں۔ غیبت کرنے اور پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کے سبب بھی بندہ قبر کی ہولناکیوں میں مبتلا ہوتا ہے، چنانچہ حضرتِ ابواُمامہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ

www.dawateislami.net

واٰلہٖ وسلم نے بقیعِ غرقد تشریف لاکر دو قبروں کے پاس کھڑے ہو کر اِرشاد فرمایا: کیا تم نے فُلاں اور فُلانہ کو، یا فرمایا: فُلاں فُلاں کو دفن کر دیا؟ صَحابۂ کرام (علیہمُ الرِّضوان) نے عرض کی: جی ہاں یارَسُوْلَ اللہ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)، اِرشاد فرمایا: ابھی ابھی فُلاں کو (قبر میں) بٹھا کر مارا گیا ہے۔ پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اسے اِتنا مارا گیا ہے کہ اس کا ہر ہر عُضو جُدا ہو چکا ہے اور اس کی قَبْر میں آگ بھڑکا دی گئی ہے اور اس نے ایسی چیخ ماری ہے جسے سِوائے جِنّ و اِنسان کے تمام مخلوق نے سُن لیا ہے اور اگر تمہارے دِلوں میں فَساد نہ ہوتا اور تم زیادہ باتیں نہ کرتے تو تم بھی وہ سُنتے جو میں سنتا ہوں۔ پھر فرمایا: اب دوسرے کو بھی مارا جا رہا ہے۔ پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دَستِ قُدرت میں میری جان ہے! اسے بھی اس قَدَر زور سے مارا گیا ہے کہ اس کی بھی ہر ہر ہڈّی جُدا ہو گئی ہے اور اس کی قَبْر میں بھی آگ بھڑکا دی گئی ہے، اس نے بھی ایسی چیخ ماری ہے جسے جِنّ و اِنسان کے علاوہ تمام مخلوق نے سُن لیا ہے اور اگر تمہارے دِلوں میں فساد نہ ہوتا اور تم زیادہ کلام نہ کرتے تو تم بھی وہ سُنتے جو میں سُنتا ہوں۔ صَحابۂ کِرام (رضی اللہُ عنہم) نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)! ان دونوں کا گناہ کیا ہے؟ اِرشاد فرمایا: پہلا پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) تھا۔

(الخصائص الکبریٰ، 2/89)

مسلمانو ڈَر جاؤ!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس رِوایت میں غیبت کرنے اور پیشاب سے نہ بچنے والوں کیلئے عِبرت کے بے شُمار مَدَنی پھول ہیں، پیشاب کرکے جو لوگ پاکی حاصِل نہ کرکے بدن اور کپڑے وغیرہ ناپاک کر لیتے ہیں اُن کو بھی ڈر جانا چاہئے، فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ

واٰلہٖ وسلَّم ہے: پیشاب سے بچو کہ عام طور پر عذابِ قبر اِسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(دار قطنی، 1/ 184، حدیث:453)

پیشاب سے نہ بچنے والے کی قبر سے پُکار!

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 413 صفحات پر مشتمل کتاب ''عُیُونُ الحِکایات'' حِصّہ دُوُم صفحہ 187 پر ہے کہ حضرتِ عَبدُ اللہ اِبنِ عُمر رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ دورانِ سفر میرا گزر زمانۂ جاہلیت کے قبرستان سے ہوا، یکایک ایک مُردہ قبر سے باہر نکلا، اُس کی گردن میں آگ کی زنجیر بندھی ہوئی تھی، میرے پاس پانی کا ایک برتن تھا، جب اُس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا: ''اے عَبدُ اللہ! مجھے تھوڑا سا پانی پلا دو!'' میں نے دِل میں کہا: اس نے میرا نام لے کر مجھے پُکارا ہے یا تو یہ مجھے جانتا ہے یا عَربوں کے طریقے کے مطابق ''عَبدُ اللہ'' کہہ کر پکار رہا ہے۔ پھر اَچانک اسی قَبر سے ایک اور شخص نکلا، اُس نے مجھ سے کہا: ''اے عَبدُ اللہ! اس نافرمان کو ہرگز پانی نہ پلانا، یہ کافر ہے۔'' دوسرا شخص پہلے کو گھسیٹ کر واپس قَبر میں لے گیا، میں نے وہ رات ایک بڑھیا کے گھر گزاری، اس کے گھر کے قریب ایک قبر تھی، میں نے قَبر سے یہ آواز سُنی: ''پیشاب! پیشاب کیا ہے؟ مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟'' اِس آواز کے متعلق بڑھیا سے پوچھا تو اُس نے کہا: یہ میرے شوہر کی قَبر ہے، اسے دو خطاؤں کی سزا مل رہی ہے، پیشاب کرتے وقت یہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، میں اس سے کہتی کہ تجھ پر اَفسوس! جب اُونٹ پیشاب کرتا ہے تو وہ بھی اپنے پاؤں کُشادہ کر کے چھینٹوں سے بچتا ہے لیکن تُو اس مُعاملے میں بِالکل بھی اِحتیاط نہیں کرتا، میرا شوہر میری ان باتوں پر کوئی توجُّہ نہ دیتا، پھر یہ مر گیا تو مرنے کے بعد سے آج تک اس کی

قَبر سے روزانہ اسی طرح کی آوازیں آتی ہیں، میں نے پوچھا: ”مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟“ کی آواز آنے کا کیا مقصد ہے؟ بڑھیا نے کہا: ایک مرتبہ اِس کے پاس ایک پیاسا شخص آیا، اس نے پانی مانگا تو (اِس نے اُس کو پریشان کرنے کیلئے خالی مشکیزے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے) کہا: جاؤ! اِس مشکیزے سے پانی پی لو، وہ پیاسا بے تابانہ مشکیزے کی طرف لپکا، جب اُٹھایا تو اُسے خالی پایا، پیاس کی شِدّت سے وہ بے ہوش ہو کر گِر گیا اور اس کی موت واقع ہوگئی، پھر جب سے میرا شوہر مرا ہے آج تک روزانہ اُس کی قَبْر سے آواز آتی ہے: ”مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟“ حضرتِ عَبدُ اللہ بن عُمر رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رَسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر سارا واقِعہ عرض کیا تو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تنہا سفر کرنے سے منع فرمادیا۔ (عیون الحکایات، ص: 307۔ عیون الحکایات (مترجم)، 2/ 187)

بے نمازی کی قبر میں تین سزائیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بے نمازی ہونا قبر کی ہولناکیوں میں مبتلا ہونے کا سبب ہے، چنانچہ میرے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: جو نماز کو سُستی کی وجہ سے چھوڑے گا اللہ پاک اسے قبر میں تین طرح کی سزائیں دے گا:
﴿1﴾ اس کی قبر کو اتنا تنگ کر دیا جائے گا کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی ﴿2﴾ اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی پھر وہ دن رات اَنگاروں پر لوٹ پوٹ ہوتا رہے گا اور ﴿3﴾ قبر میں اس پر ایک اَژدھا مُسلّط کر دیا جائے گا جس کا نام اَلشُّجاعُ الْاَقْرَعُ (یعنی گنجا سانپ) ہے، اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی جبکہ ناخن لوہے کے ہوں گے، ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مَسافَت تک ہوگی، وہ مَیِّت سے کلام کرتے ہوئے کہے گا: میں

www.dawateislami.net

اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَع (یعنی گنجا سانپ) ہوں۔ اس کی آواز کڑک دار بجلی کی سی ہوگی، وہ کہے گا: میرے رَبّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ نمازِ فجر ضائع کرنے پر طلوعِ آفتاب کے بعد تک مارتا رہوں اور نمازِ ظہر ضائع کرنے پر عصر تک مارتا رہوں اور نمازِ عصر ضائع کرنے پر مغرب تک مارتا رہوں اور نمازِ مغرب ضائع کرنے پر عشا تک مارتا رہوں اور نمازِ عشا ضائع کرنے پر فجر تک مارتا رہوں، جب بھی وہ اسے مارے گا تو وہ 70 ہاتھ تک زمین میں دھنس جائے گا اور وہ قیامت تک اس عذاب میں مبتلا رہے گا۔ (قرۃ العیون معہ الروض الفائق، ص384)[1]

اے بے نمازیو! یاد رکھو! اگر آج نمازیں نہ پڑھیں تو قبر کی ہولناکیوں میں مبتلا ہونا پڑے گا، خُدا کی قسم! قبر میں گنجے سانپ کا ڈسنا ہرگز برداشت نہ ہو سکے گا اور پھر یہی نہیں بے نمازیوں کو دیگر عذابات بھی دیئے جائیں گے لہٰذا ابھی سے سچّی توبہ کر لیجئے اور اپنا یہ ذہن بنائیے کہ اب ہم پابندی سے پانچوں نمازیں باجماعت اَدا کریں گے اور آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہ ہوگی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے ذِکر سے اِعراض کرنا بھی قبر کی تنگی اور اس کی ہولناکیوں میں مبتلا ہونے کا سبب ہے اور بروزِ قیامت اللہ پاک ایسوں کو اندھا اُٹھائے گا، جیسا کہ پارہ 16 سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 124 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ زندگانی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اَندھا اُٹھائیں گے۔

---

1 ... متعدّد محدّثین نے اِس روایت کی اَسناد پر جرح فرمائی ہے تاہم کئی علما نے وعظ و نصیحت کی کتابوں میں اسے شامل بھی کیا ہے۔ (فیضان نماز، حاشیہ، ص 427)

www.dawateislami.net

تنگ زندگانی کی وضاحت ”تفسیرِ خزائنُ العِرفان“ میں کچھ اس طرح ہے: دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں یا دین میں یا ان سب میں، دنیا کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ ہدایت کا اِتّباع نہ کرنے سے عملِ بد اور حرام میں مبتلا ہو یا قَناعَت سے محروم ہو کر گرفتارِ حرص ہو جائے اور کثرتِ مال واَسباب سے بھی اس کو فراخِ خاطِر اور سُکونِ قلب مُیسّر نہ ہو، دِل ہر چیز کی طلب میں آوارہ ہو اور حرِص کے غموں سے کہ یہ نہیں وہ نہیں، حال تاریک اور وقت خراب رہے اور مومِن مُتَوَکِّل کی طرح اس کو سُکون و فراغ حاصل ہی نہ ہو جس کو حَیاتِ طَیِّبہ کہتے ہیں اور قبر کی تنگ زِندگانی یہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ کافِر پر 99 اَژدھے اس کی قبر میں مُسلّط کئے جاتے ہیں۔ شانِ نُزول: حضرتِ اِبنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت اَسود بن عَبدُ العُزّٰی مَخزُومی کے حق میں نازِل ہوئی اور قبر کی زِندگانی سے مراد قبر کا اس سختی سے دبانا ہے جس سے ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں اور آخرت میں تنگ زندگانی جہنّم کے عذاب میں جہاں زَقُّوم (یعنی تھوہڑ) اور کھولتا پانی اور جہنمیوں کے خون اور ان کے پِیپ کھانے پینے کو دی جائے گی اور دین میں تنگ زندگانی یہ ہے کہ نیکی کی راہیں تنگ ہو جائیں اور آدمی کسبِ حرام میں مبتلا ہو۔ حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہُ عنہما نے فرمایا کہ بندے کو تھوڑا ملے یا بہت، اگر خوفِ خُدا نہیں تو اس میں کچھ بھلائی نہیں اور یہ تنگ زِندگانی ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ16، طٰہٰ، تحت الآیۃ:124، ص598)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قبر کی ہولناکیوں میں ہمارے لیے بہت عِبرت کا سامان ہے لیکن شیطان ہم پر مُسلّط ہو گیا ہے اور اس نے اس قدر ہمارے دِلوں اور ہماری عقلوں پر قبضہ جمالیا ہے کہ آج ہم گناہوں سے دُوری اِختیار کرکے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

www.dawateislami.net

کی پیاری پیاری سنّتیں اپنانے کے لیے تیار نہیں۔ آج ہمیں سنّتیں سیکھنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت اور مدنی قافلوں میں سفر کی دعوت دی جاتی ہے تو ہم تیّار نہیں ہوتے۔ یاد رکھیے! شیطان بڑا ہوشیار، مکّار اور دَغا باز ہے، وہ یہ نہیں چاہتا کہ ہم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہوں، مدنی قافلوں میں سفر اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کریں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر یہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو گئے، مدنی قافلوں میں سفر کرنے لگے اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے حاضر ہونے لگے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ پکے نمازی بن جائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ سینما گھروں اور ڈرامہ گاہوں سے اپنا رِشتہ توڑ کر مساجد سے اپنا رشتہ جوڑ لیں، کہیں ایسا نہ ہو جو داڑھیاں مُنڈاتے، رات دِن گالیاں بکتے، گانے گنگناتے اور فلمیں ڈرامے دیکھتے ہیں نیک بن جائیں، اللہ، اللہ کرنے لگیں اور اپنے چہرے پر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُنّت داڑھی شریف سجالیں، یہی وجہ ہے کہ مُبلّغین کے بار بار دعوت دینے کے باوجود شیطان ہمیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت نہیں کرنے دیتا، کبھی وہ ہمارے راستے میں دوستوں کا رُوپ دھار کر کھڑا ہو جاتا ہے اور کبھی دُکان کھلوا کر ہمیں روک لیتا ہے۔

آخر موت ہے

دیکھیے! اس دُنیا میں آپ زیادہ سے زیادہ 70 یا 75 سال زندہ رہیں گے لیکن پھر موت نے آنا ہے، پہلے بڑی بوڑھیاں دُعا دیتے ہوئے کہتی تھیں کہ اللہ پاک تجھے سَوا سو سال کا کرے تو اگر کوئی سَوا سو سال بھی جی گیا بالآخر اُسے مَرنا ہی پڑے گا اور وہ جینا بھی ایسا ہو گا

www.dawateislami.net

کہ شاید موت مانگنی پڑے، کیونکہ بسا اوقات بڑھاپے کی زندگی محتاجی میں گزرتی ہے، بندہ بِستر پر پڑا ہوتا ہے اور پیشاب وغیرہ سب کچھ بِستر میں ہو رہا ہوتا ہے اور بندہ نہ اُٹھ سکتا ہے اور نہ ہی کَروٹ لے سکتا ہے جس کے باعث بستر پر پڑے پڑے بدن میں چھالے اور زخم پڑ جاتے ہیں۔ یاد رہے! سَوا سو سال دِل بہلانے کے لیے ہے ورنہ روئے زمین پر سَوا سو سال عُمر پانے والے شاید چند سو یا چند ہزار لوگ ہوں گے، آج صورتِ حال یہ ہے کہ موت دندناتی پھر رہی ہے، آپ اپنے محلے والوں پر ہی نظر دوڑا لیجئے! پتا چل جائے گا کہ بوڑھے اور بوڑھیاں کتنی ہیں! آئے دِن اسکوٹروں، کاروں وغیرہ کے حادِثات اور پھر آپس کے جھگڑے ہوتے ہیں تو اس طرح آج کل موت آسان ہو چکی ہے۔ روزانہ کی بُنیاد پر مسلمانوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا ان کے گناہوں کی سزا ہے ورنہ پہلے مسلمان ایک دوسرے کے مُحافِظ تھے۔ مُہاجِرین اور اَنصار کی مثال آپ کے سامنے ہے کہ اپنا آدھا آدھا سامان انصار نے مُہاجرین کو دے دیا جبکہ آج مسلمان ایک دوسرے کو برداشت کرنے کے لیے تیّار نہیں، یہ سب اس لیے بُھگتنا پڑ رہا ہے کہ مسلمانوں نے اللہ پاک کے اَحکامات کو توڑا اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی سُنّتوں سے منہ موڑا ہے۔ یہاں یہ یاد رہے! "دُنیاوی مُشکِلات اور پریشانیوں کی وجہ سے موت کی دُعا کرنا ناجائز و مَنع ہے۔" (فضائل دُعا، ص180)

زندگی کا مَقصد

یاد رکھیے! اللہ پاک کی بارگاہ میں عِزّت و فضیلت کا مدار نَسَب نہیں بلکہ پرہیزگاری ہے جیسا کہ پارہ 26 سورۂ حُجرات کی آیت نمبر 13 میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: "بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں

www.dawateislami.net

زیادہ پرہیزگار ہے۔“

لہٰذا کسی رئیس، صدر اور وزیر کے گھر میں پیدا ہو جانا سَعادَت مَنْدی نہیں بلکہ یہ دنیا دَارُ الْعمل اور کُھلا میدان ہے جسے ہر ایک نے اپنے اپنے طور پر طے کرنا ہے اور جو نیکیوں میں جتنا مَضْبوط ہوگا اور جتنی زیادہ دوڑ لگائے گا وہ آگے نکلتا چلا جائے گا۔

یاد رکھیے! زندگی کا مقصد بڑی بڑی ڈِگریاں حاصِل کرنا، کھانا پینا اور مزے اُڑانا نہیں ہے۔ اللہ پاک نے آخر ہمیں زندگی کیوں مَرحَمت فرمائی؟ آیئے! قرآنِ پاک کی خدمت میں عرض کریں کہ اے اللہ پاک کی سچّی کتاب! تُو ہی ہماری رَہنمائی فرما کہ ہمارے جینے اور مرنے کا مقصد کیا ہے؟ قرآنِ عظیم سے جواب مل رہا ہے: ﴿الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ﴾ (پ29، الملک:2) ترجَمۂ کنز الایمان: ”وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔“

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ خزائنُ العِرفان میں ہے: ”(یعنی اِس موت و زندگی کو اِس لئے پیدا کیا گیا تاکہ آزمایا جائے کہ) اس دنیا کی زندگی میں کون زیادہ مُطیع (یعنی فرماں بردار) و مُخلِص ہے۔“ (خزائن العرفان، پ29، ملک، تحت الآیۃ:2، ص1040)

بے ہوش ہو کر گِر پڑے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خُدارا ہوش کے ناخن لیجئے! اپنی عقل پر زور دے کر سوچئے کہ ہم اس دنیا میں کیوں آئے ہیں؟ آج ہم اپنی آخِرت کے بارے میں غور و فکر نہیں کرتے اور اگر کوئی ہمارے سامنے فکرِ آخرت سے مُتعلِّق قرآنِ پاک کی آیاتِ مبارکہ پڑھے یا اَحادیثِ مبارکہ بیان کرے تو ہم پر خوفِ خُدا طاری نہیں ہوتا جبکہ ہمارے اَسلاف

www.dawateislami.net

(یعنی بُزُرگانِ دین) فکرِ آخرت سے متعلق آیاتِ مُبارکہ سُن کر بے ہوش ہو جاتے یا پھر اس دُنیائے فانی سے رُخصت ہو جایا کرتے تھے، چنانچہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جو اللہ پاک سے ڈرتا ہے وہ غُصّہ نہیں دِکھاتا اور جو اللہ پاک کے ہاں تقویٰ اِختیار کرتا ہے وہ اپنی مَرضی نہیں کرتا اور اگر قیامت نہ ہوتی تو ہم کچھ اور دیکھتے، پھر آپ رضی اللہُ عنہ نے یہ آیتِ مُبارکہ تِلاوت فرمائی: ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۙ﴾ (پ30، التکویر:1) "ترجَمۂ کنزُ الایمان: جب دھوپ لپیٹی جائے۔" پھر جب اس آیت پر پہنچے: ﴿وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۙ﴾ (پ30، التکویر:10) "ترجَمۂ کنزُ الایمان: "اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں۔" تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔" (احیاء العلوم، 226/4)

میں مُجرموں میں سے ہوں

حضرتِ مِسْوَر بن مَخْرَمہ رحمۃُ اللہِ علیہ شدّتِ خوف کی وجہ سے قراٰنِ پاک میں سے کچھ سُننے پر قادر نہ تھے یہاں تک کہ ان کے سامنے جب ایک حَرف یا کوئی آیت پڑھی جاتی تو چیخ مارتے اور بے ہوش ہو جاتے، پھر کئی دِن تک ان کو ہوش نہ آتا۔ ایک دن قبیلۂ خَثْعَم کا ایک شخص ان کے سامنے آیا اور اُس نے یہ آیات پڑھیں:

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۙ﴿۸۵﴾ وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۘ﴿۸۶﴾ (پ16، مریم:85-86)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر اور مجرموں کو جہنّم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔

یہ سُن کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: آہ! میں مُجرموں میں سے ہوں اور مُتّقی لوگوں

www.dawateislami.net

میں سے نہیں ہوں، اے قاری! دوبارہ پڑھو: اس نے پھر پڑھا تو آپ نے ایک نعرہ مارا اور آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ (احیاء العلوم، 227/4)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے اَسلاف کس قدر خوفِ خدا والے تھے لیکن ہمارا مُعامَلہ ان کے برعکس ہے! دیکھیے! زندگی بڑی قَلیل ہے اور عَنقَرِیب ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا، لہٰذا اپنی قبر و آخرت کی فکر کرتے ہوئے گناہوں سے بچیے اور خوب نیکیاں کیجئے۔ اگر کبھی گناہ کرنے کا دل چاہے تو یہ سوچ لیجئے کہ "اللہ پاک ہمیں دیکھ رہا ہے اور ہم اس کی سَلْطَنَت میں ہیں" اِن شاءَ اللہ آپ گناہ کرنے سے بچ جائیں گے۔

فہرست

قبر کی ہولناکیاں 1
دُرُودِ پاک کی فضیلت 1
دِل پر سیاہ نقطہ 6
قبر روزانہ پانچ بار پکارتی ہے 7
قبر میں آگ بھڑکا دی گئی 7
مسلمانو ڈَر جاؤ! 8
پیشاب سے نہ بچنے والے کی قبر سے پُکار! 9
بے نمازی کی قبر میں تین سزائیں 10
آخر موت ہے 13
زندگی کا مقصد 14
بے ہوش ہو کر گر پڑے 15
میں مُجرموں میں سے ہوں 16

اگلے ہفتے کا رسالہ

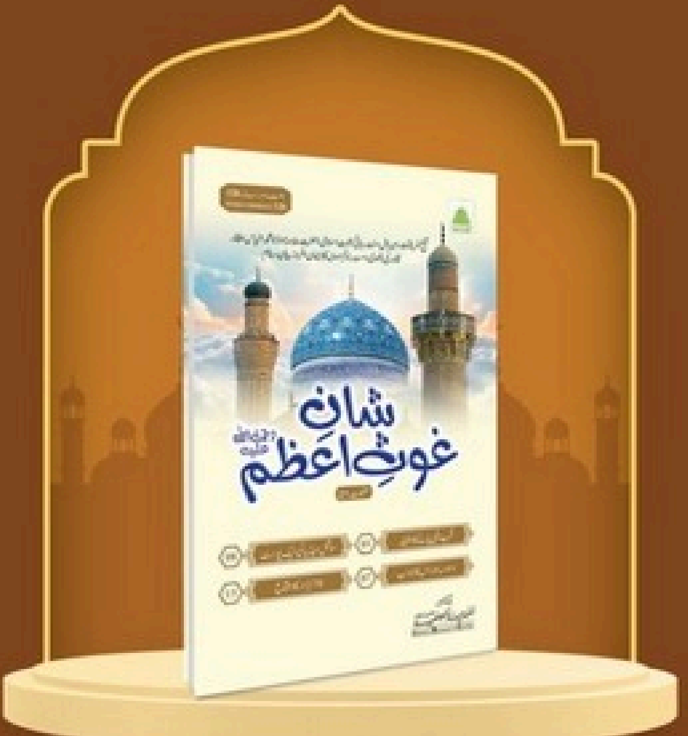

978-969-722-563-7
01082449

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net